انسان کو ہر دم اور ہر آن اللہ تعالیٰ کی ہدایت کی ضرورت ہے

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۵؍جولائی ۱۹۷۵ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ)

تشہّد و تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے مندرجہ ذیل آیات قرآنیہ تلاوت فرمائیں:-

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا ۠ وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖٓ اِخْوَانًا ۚ وَكُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا ۭ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ○ وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ۭ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ○ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ تَفَرَّقُوْا وَاخْتَلَفُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَاۗءَھُمُ الْبَيِّنٰتُ ۭ وَاُولٰۗىِٕكَ لَھُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ○ (اٰل عمران:۱۰۴تا۱۰۶)

پھر حضور انور نے فرمایا:-

دوست جانتے ہیں کہ میں بڑی لمبی بیماری میں سے گزر رہا ہوں۔ ایک وقت میں تو بیماری نے بہت تشویشناک رُخ اختیار کر لیا تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا اور اس تشویش سے نجات دے دی تاہم ابھی تک پوری طرح صحت نہیں ہوئی۔ پہلے انفلوائنزا کا دو بار حملہ ہوا اور اس کے بعد تین بیماریاں اکٹھی شدت اختیار کر کے ظاہر ہوئیں ایک تو جسم کا شکر کا نظام خراب

ہو گیا دوسرے بلڈ یوریا معمول سے دوگنا ہو گیا۔ خون کے اندر یوریا اگر اپنی حدود کے اندر رہے تو یہ بھی بڑا ضروری ہے۔ انسان کے لئے بھی اپنی حدود کے اندر رہنا ضروری ہے اور اس کے اجزا کو بھی۔ بلڈ یوریا بڑھ جانے سے دو بار شدید لرزہ کے ساتھ بخار ہو گیا ایک بار تو اتنے شدید لرزہ کے ساتھ بخار ہوا کہ جو عزیز اُس وقت میرے پاس موجود تھے اُنہوں نے بتایا کہ آپ کے ہلنے کے ساتھ دیواریں ہل رہی تھیں گویا بڑے شدید لرزے کے ساتھ بخار ہوتا رہا۔ بعد میں جب خون اور قارورے کا لاہور سے ٹیسٹ کروایا تو بڑی شدید انفیکشن نکلی۔ ڈاکٹروں کا خیال تھا کہ انفیکشن یا تو گردوں میں ہے اور یا مثانہ میں۔ ہمارے ایک احمدی سرجن تو ایک دن آ گئے تھے کہ چلیں آپ کا ابھی آپریشن کر دیتے ہیں۔ میں نے کہا میرا آپریشن تو اتنی آسانی سے نہیں ہوتا جماعت کو بتانا پڑے گا، اُن سے مشورہ لینا پڑے گا، دُعائیں کرنی پڑیں گی یہاں کے حالات کا جائزہ لینا پڑے گا۔ غرض ہزار باتیں سوچنی پڑتی ہیں اس کے بعد سوال پیدا ہوتا ہے کہ آیا آپریشن ہونا چاہیئے یا نہیں۔ دوسرے اُن کا یہ خیال تھا کہ جو یوریا بڑھ گیا ہے اس کا علاج ہی ممکن نہیں اور یہ ایک بڑی خطرناک بیماری ہے ہمارے پاس اس کا علاج نہیں ہے۔ خیر اُن کے یہ فقرے میرے کام آ گئے۔ اُن کے جانے کے بعد میں نے اُس رات یہ دُعا کی کہ اے میرے رب! میں تیرا بندہ ہوں اور تیری پرستش کرنے والا ہوں ڈاکٹروں کی پرستش کرنے والا تو نہیں۔ ڈاکٹر یہ فکر ڈال گئے ہیں تو اپنے فضل سے مجھے اس فکر سے نجات عطا فرما۔ ایک بیماری اور دوسرے اس فکر کی وجہ سے اُس دن درد سے دُعا نکلی۔ خدا کی شان جس بیماری کو لاعلاج سمجھا گیا تھا'' ایک ہفتہ کے بعد جب دوبارہ لاہور سے ٹیسٹ کروایا تو معلوم ہوا بلڈ یوریا اپنے معمول پر آ گیا ہے اور بیماری غائب ہو گئی ہے **الحمد للّٰہ علی ذالک**۔ اللہ تعالیٰ کی یہ شان ہے باقی رہا بیماریاں، وہ تو انسان کے ساتھ لگی ہوئی ہیں جن میں انسان دعاؤں کے ساتھ خدا تعالیٰ کے فضلوں کا نشان بھی دیکھتا ہے اور صبر کے ساتھ اور برداشت کے ساتھ اس کی رحمتوں کو جذب بھی کرتا ہے۔

جہاں تک میرے جسم میں شکر کے نظام کا تعلق ہے ۱۹۶۷ء میں مجھے ڈاکٹروں نے کہا تھا کہ آپ کنارہ پر کھڑے ہیں اس لئے احتیاط برتیں۔ چنانچہ میں نے اپنی غذا بڑی قابو میں رکھی

ہوئی تھی۔ اللہ تعالیٰ کا یہ فضل ہے مجھے بچپن سے میٹھے سے کوئی شغف نہیں اور کم خور بھی ہوں اتنا کم خور کہ ۱۹۶۷ء میں کراچی کے جن چوٹی کے ڈاکٹر صاحب نے سب سے پہلے شکر کو دیکھا اور ٹیسٹ کئے اُنہوں نے مجھے ایک گوشوارہ بنا کر دیا جس میں غذا کے متعلق احکام تھے یعنی یہ کھانا ہے اور یہ نہیں کھانا اتنا کھانا ہے وغیرہ۔ مثلاً اُنہوں نے مجھے کہا کہ دو چھٹانک سے زیادہ آٹا دوپہر کے کھانے میں نہیں کھانا اور ایک چھٹانک سے زیادہ آٹا رات کے کھانے میں نہیں کھانا۔ ہم نے کہا اگر پرہیز کرنا ہے تو ٹھیک طرح سے پرہیز کیا جائے۔ میں نے ایک بزرگ کو بلا کر کہا اپنے سامنے تول کر آٹا گندھوائیں اور اس کی چپاتیاں پکوائیں۔ اتفاقاً ہمارا باورچی بھی ساتھ ہی کراچی گیا ہوا تھا اس سے میں نے کہا تم میرے لئے جو بڑی پتلی سی چپاتی بناتے ہو ویسی چپاتیاں بناؤ۔ تو جب ایک آدمی کی نگرانی میں دو چھٹانک آٹے کی چپاتیاں بن کر آئیں تو وہ چار چپاتیاں تھیں حالانکہ میرے معمول کی غذا دو چپاتیاں تھیں یعنی ایک چھٹانک آٹا۔ تو پھر میں نے ڈاکٹر صاحب سے کہا کہ مجھے کہیں اور سے غذا دیں آپ کا جو چارٹ ہے اس سے تو پہلے ہی میں کم کھا رہا ہوں اس کے علاوہ اُنہوں نے یہ بھی کہا پھل نہ کھائیں سوائے سیب کے اور ہفتہ میں ایک آدھ دفعہ کوئی اور بھی چیز تھی لیکن کہا آم نہیں کھانے، انگور نہیں کھانے نیز ورزش کرنی ہے۔ میں نے کہا ٹھیک ہے کچھ بھی نہیں کھاؤں گا جو کہو گے کھاؤں گا کیونکہ مجھے تو کوئی فرق نہیں پڑتا۔ غرض کھانے میں احتیاط اور ورزش کے نتیجہ میں شکر کا نظام اپنی حدود کے اندر رہتا تھا لیکن جب میری بیماری لمبی ہو جائے اور میری ورزش بند ہو جائے تو اس وقت مجھے تکلیف ہو جاتی ہے۔ اب اس دفعہ دراصل ۲۶؍نومبر ۱۹۷۴ء سے بیماری شروع ہوئی، درمیان میں جلسہ سالانہ پر اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا آپ لوگ جانتے ہیں سب گواہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ کتنا فضل کرنے والا ہے۔ ۲۳؍دسمبر کو میں چارپائی سے اُٹھا تھا اور اس وقت جلسہ سالانہ کے سارے کام کا بوجھ، ملاقاتیں، تقاریر، جلسہ کا نظام اور پھر خاص طور پر دعائیں کرنا کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے جلسہ کو کامیاب کرے۔ ہمارے ملک کی فضا بھی کچھ ایسی ہی تھی احباب کو توجہ دلائی جاتی رہی کہ بہت دعائیں کرنی چاہئیں میرا تو فرض ہے میں تو بہرحال دعائیں کرتا ہوں۔ خدا تعالیٰ کا شکر ہے جلسہ سالانہ خیریت سے گزر گیا۔ جلسہ سالانہ پر آپ نے بھی اور میں نے بھی خدا تعالیٰ کی

قدرت کی شان دیکھی اور جو لوگ ہم میں ابھی شامل نہیں ہوئے اُنہوں نے بھی وہ نظارے دیکھے جو اُن کو حیرانی میں ڈالنے والے تھے۔ باہر سے آنے والے ہمارے جو احمدی دوست تھے وہ بھی حیران تھے کہ یہ موسم، یہ بارش، یہ حالات کھلے میدان میں جلسہ اور کوئی شخص اپنی جگہ سے ہل نہیں رہا سب لوگ جلسہ کی تقریر کو غور سے سُن رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت سے خود ہی مضمون بھی ذہن میں ڈال دیا تھا اور اسے بیان کرنے کی توفیق بھی دی۔ غرض جلسہ سالانہ پر کئی تقریریں کرنی پڑتی ہیں بہرحال الحمدللہ تقریریں کرنے کی توفیق ملی آپ نے بھی الحمدللہ کہی اور ضرور کر رہے ہوں گے میں بھی الحمدللہ ہمیشہ ہی کہتا ہوں۔

پھر انفلوائنزا کا دوبارہ حملہ ہوا خدا تعالیٰ کے فضل سے مشاورت تک آرام آ گیا اور مشاورت کی ذمہ داریوں کو نباہنے کی توفیق مل گئی۔ پھر مشاورت کے بعد جو بیماری شروع ہوئی تو اس کے لمبے چکر میں مبتلا رہا۔ آج مجھے بتایا گیا ہے کہ میں نے غالباً اپریل کے پہلے ہفتہ میں خطبہ دیا تھا اس کے بعد آج پہلی دفعہ میں یہاں آیا ہوں چونکہ بیماری ضعف کرتی ہے اس لئے ضعف کی وجہ سے آج بھی طبیعت بہت کمزور ہے اور دل کی دھڑکن بھی بہت تیز تھی لیکن میں نے سوچا کہ بڑی دیر ہوگئی ہے مجھے جمعہ کی نماز پڑھانے کے لئے جانا چاہیئے دوستوں سے ملنا چاہیئے اُن کی شکلیں دیکھنی چاہئیں وہ میری شکل دیکھیں اس سے دعاؤں کی زیادہ تحریک ہوتی ہے اللہ تعالیٰ آپ پر بھی اور مجھ پر بھی اپنی بے شمار نعمتیں نازل کرے۔

جیسا کہ میں نے ابھی بتایا ہے شکر کا نظام خاصے لمبے عرصہ تک خراب رہا لیکن پھر اللہ تعالیٰ نے فضل کیا۔ ویسے پہلے ایک دوائی کھانی پڑی اس سے شکر کا نظام معمول کے مطابق آ گیا لیکن انسان کی عقل اور تجربہ بہت محدود اور ناقابل اعتبار ہے مگر پھر بھی انسان اس کو سمجھتا نہیں کہ اُسے خدا کی ضرورت ہے ہم تو خدا کی ضرورت سمجھتے ہیں اگر دوائیں نہ ہوں تو ڈاکٹر ہمارا علاج کیسے کریں؟ شکر کو معمول پر لانے کی جو دوائی ہے اور جو آج سے پتہ نہیں بیسیوں سال پہلے سے شروع ہوئی ہوئی ہے۔ اُس کے متعلق دو تین ہفتے ہوئے امریکن ڈاکٹروں نے یہ فتویٰ دیا کہ وہ نہایت خطرناک دوائی ہے اس کو بالکل استعمال نہ کیا جائے۔ چونکہ ڈاکٹر مجھے بھی یہ دوا دے رہے تھے اب ڈاکٹروں کا جھگڑا ہو گیا تو یہاں کے ہمارے ڈاکٹر لطیف قریشی صاحب نے

انگلستان میں ایک چوٹی کے ڈاکٹر کو جو ذیابیطس کا ماہر ہے خط لکھا کہ امریکہ کے ڈاکٹروں نے ذیابیطس کے علاج کے متعلق یہ فتویٰ دیا ہے تم کیا کہتے ہو اس نے کہا کہ ہم تو امریکن ڈاکٹروں کے ساتھ اتفاق نہیں کرتے۔ ہم تو اب بھی یہ دوائی مریضوں کو دے رہے ہیں لیکن بہرحال احمدی کے دل میں اللہ تعالیٰ نے خلافت حقّہ سے بڑا پیار رکھا ہے۔ مجھے امریکہ سے یہ پیغام آنے شروع ہو گئے کہ دوائی بالکل نہیں کھانی چنانچہ میں نے سوچا چلو اسے چھوڑ کر دیکھتے ہیں۔ دوائی چھوڑنے کے دو تین دن بعد ٹیسٹ لیا تو دوائی استعمال کرنے کے دوران خون میں معمول کے مطابق جتنی شکر تھی اس سے بھی کم نکلی۔ اب کل پھر ٹیسٹ ہے خدا کرے کہ بغیر دوائی کھانے کے اسی طرح رہے۔ میں نے بتایا ہے کہ پرہیز کرنے سے مجھے تکلیف نہیں ہوتی تھوڑی سی غذا کھاتا ہوں اور الحمد للہ پڑھ کر کھاتا ہوں اور خوب چبا کر کھاتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ میرے جسم کو ہضم کرنے کی توفیق دیتا ہے اور تھوڑی غذا سے میری طاقت کو قائم رکھتا ہے لیکن اگر دوائی کی ضرورت پڑی تو پھر دو مختلف ملکوں کے ڈاکٹروں کی آراء کا اختلاف پریشانی کا باعث بھی بن سکتا ہے سوائے اس کے کہ ایک دوائی ایسی ہے جس کے متعلق سب کا یہی فتویٰ ہے کہ اس مرض کے لئے یہ بڑی اچھی دوا ہے اور وہ ہے انسولین، جو ہمارے جسم کے غدود بناتی ہے لیکن اب یہ بھی مصنوعی بننے لگ گئی ہے جس طرح مصنوعی گھی بننا شروع ہو گیا ہے اور مصنوعی کھادیں بننی شروع ہو گئی ہیں اسی طرح انسان نے دوائیں بھی مصنوعی بنانی شروع کر دی ہیں اور وہ ٹھیک نہیں بہرحال یہ تو آئندہ کی بات ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اتنی لمبی بیماری کاٹنے کے بعد اور آج بھی ضعف کے باوجود اس بات کی توفیق دی کہ میں یہاں آؤں اور آپ سے باتیں کروں۔

میں نے اس وقت جو آیات پڑھی ہیں ان میں بہت لمبا مضمون بیان ہوا ہے میں اسے بڑے اختصار کے ساتھ چند منٹ میں بیان کرنے کی کوشش کروں گا۔ ان آیات کا انتخاب مجھے اس لئے کرنا پڑا کہ میری بیماری کے ایام میں ربوہ کے بعض احمدیوں کی آپس کی چپقلش اور لڑائی سے مجھے بہت تکلیف پہنچی ہے۔

ہم اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ مہدی آ گئے اور یہ وہ وجود ہے جس کو

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام بھیجا۔ آپ نے تاکید فرمائی کہ جن لوگوں کو اُن کا وقت پانا نصیب ہو، وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اُسے سلام پہنچائیں۔ مہدی اور اس کی عظمت کے متعلق امت محمدیہ کے تمام صلحاء نے وہ قصیدے پڑھے ہیں کہ آدمی حیران ہو جاتا ہے۔ اب میں نئی تحقیق کروا رہا ہوں بہت سی نئی روایات ملی ہیں مثلاً عربی کی ایک روایت ہے فارسی کے علماء نے اس کے معنے اور تشریح اس طرح کی ہے کہ ایک اور رنگ میں مضمون سامنے آ جاتا ہے۔ اب اس وقت بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ خدا نے ہمیں عقل دی ہے اس لئے ہمیں مہدی کی کیا ضرورت ہے؟ الہام کی کیا ضرورت ہے؟ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آسمان سے نور یعنی رہنمائی کے نازل ہونے کی کیا ضرورت ہے۔ خدا تعالیٰ خود ہماری انگلی پکڑ کر ہمیں راہ ہدایت پر چلائے اور قائم رکھے ہمیں کسی مہدی کی ضرورت نہیں ہے ہم اپنی عقل سے کام لیں گے مگر جیسا کہ میں نے ابھی بتایا ہے عقل کا یہ حال ہے کہ ساری دُنیا میں پھیلے ہوئے کروڑوں انسانوں کو شکر کے نظام کو درست کرنے کی ایک دوائی دی اور اب آرام سے کہہ دیا یہ تو زہر ہے اور بڑی مضر دوا ہے اسے ہاتھ نہ لگاؤ۔ یہ ہے انسانی عقل کا حال کہ ایک وقت میں زہر کو تریاق سمجھتی ہے اور دوسرے وقت میں اسی تریاق کو زہر سمجھنے لگ جاتی ہے۔

پس انسان کو ہر دم اور ہر آن اللہ تعالیٰ کی ہدایت کی ضرورت ہے اسی لئے وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا میں ”حَبْلُ اللّٰهِ“ کے معنے ہمارے بزرگ صلحاء (لُغت کے ماہرین نے بھی اور مفسرین نے بھی) یہ کئے ہیں کہ وہ ذرائع جو وصلِ الٰہی تک پہنچانے والے ہوں حَبْلُ اللّٰهِ کہلاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت امام راغبؒ کو بڑی فراست عطا کی تھی اُنہوں نے قربِ الٰہی کے ذرائع میں سے نمبر 1 قرآن کریم کو ٹھہرایا ہے یعنی شریعت قرآنیہ جو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر نازل ہوئی۔ گو اصل روحانی ذریعہ تو یہی ہے مگر اُنہوں نے ساتھ ہی عقل کو دوسرا ذریعہ قرار دیا ہے۔ عقل خدا تعالیٰ نے پیدا کی ہے اس کا بھی ایک مصرف ہے انسان اس سے فائدہ اُٹھاتا ہے بشرطیکہ یہ اندھیروں میں بھٹکتی نہ پھرے بشرطیکہ اسے الٰہی رہنمائی حاصل رہے ورنہ جس طرح قانون اندھا ہے اسی طرح عقل بھی اندھی ہے۔ انسان کی عقل نے یہ تو تسلیم کر لیا کہ آج کا قانون جسے انسانی عقل نے بنایا ہے، وہ اندھا ہے

لیکن یہ تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں کہ جس عقل نے اندھا قانون بنایا ہے وہ خود اندھی کیوں نہیں؟ ظاہر ہے کہ جس عقل نے ایک اندھا قانون بنا دیا ہو وہ خود بھی اندھی ہے کیونکہ نور سے اندھیرے پیدا نہیں ہوتے جہاں بھی اندھیرا نظر آئے گا اُس کے منبع میں بھی اندھیرے ہی کی تلاش کرنی پڑے گی۔ ہماری عقل نور کے دائرہ کے اندر رہتے ہوئے یہ کہتی ہے کہ ظُلمات کا سرچشمہ نور نہیں پیدا کرتا، ظلمت کا سرچشمہ ظلمت ہے۔ پس جو قانون عقل سے نکلا وہ اندھا ہے وہ عقل خود بھی اندھی ہے البتہ اس کے وہ پہلو جو خدا تعالیٰ کے نور سے منور ہو چکے ہوں اور اُن میں بیداری پیدا ہو چکی ہو وہ اندھے نہیں۔

غرض اللہ تعالیٰ نے وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا میں یہ بُنیادی اور تاکیدی حکم دیا ہے کہ خدا تعالیٰ کے قرب کی جو راہیں ہیں اور خدا تعالیٰ تک پہنچنے کے جو ذرائع ہیں اور خدا تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے کے جو وسیلے ہیں اُن کو مضبوطی سے پکڑے رکھو۔ اگر مضبوطی سے پکڑے رکھو گے تو پراگندہ نہیں ہو گے اور اگر مضبوطی سے نہیں پکڑو گے تو پراگندہ ہو جاؤ گے تمہارے اندر تفرقہ پیدا ہو جائے گا۔ گویا اللہ تعالیٰ نے بنیادی طور پر دو باتیں بتائی ہیں ان میں سے ایک کا تعلق قرآن کریم کی ہدایت سے ہے اور دوسری کا عقل سے۔ پھر فرمایا وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ ۔ خدا تعالیٰ کا تم پر یہ احسان ہے کہ اُس نے تمہیں قرآن کریم کی شکل میں ایک ایسی ہدایت دی جس کے نتیجہ میں تمہارے دلوں میں باہمی محبت اور اخوت پیدا ہوئی اور اس کا تعلق شریعت حقّہ کے ساتھ ہے لیکن چونکہ عقل انسانی سے بھی کام لینا ضروری ہے اس لئے فرمایا:-

وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ محض شریعت جو ہے یا قرآن کریم کتابی شکل میں جزدانوں میں بند کر کے رکھ دیا جائے تو اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ عقل کے ساتھ قرآن کریم کا سمجھنا اور سیکھنا ضروری ہے۔ عقل جب اس نتیجہ پر پہنچتی ہے کہ اللہ تعالیٰ جو ہدایت دیتا ہے اس پر عمل کرنا اور اس کے مطابق اعمالِ صالحہ بجا لانا ضروری ہے۔ خدا تعالیٰ نے شریعت دے دی لیکن شریعت پر عمل کرنا انسان کا کام ہے اور اللہ تعالیٰ فضل کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت دعاؤں کے ذریعہ جذب کی جاتی ہے۔ اُمت محمدیہ کے لئے سب سے زیادہ دعائیں تو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کی ہیں آپ نے کسی قوم کو کسی ملک کو اور کسی

زمانہ کو نہیں چھوڑا جس کے لئے دعائیں نہ کی ہوں ہمارے اس زمانہ کو بھی نہیں چھوڑا ہمارا یہ ایمان ہے۔ دوسرے لوگ ہمارے ساتھ اتفاق رکھیں یا نہ رکھیں لیکن ہمارا یہ ایمان ہے اور ہم اسے ظاہر کریں گے کہ مہدی آ گئے اور ہم اُن پر ایمان لائے ہیں۔ اس وقت میرے سامنے ایران سے آئی ہوئی فارسی کی ایک کتاب ہے جو شیعوں کی طرف سے شائع کی گئی ہے اس میں ایک حوالہ ہے جسے عربی سے لیا گیا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے طور پر مروی ہے۔ اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مہدی علیہ السلام کے ساتھ ایک پختہ تعلق قائم رکھنے کے لئے یہاں تک فرمایا ہے کہ ایک مجلس میں حضرت جبرائیل علیہ السلام میرے پاس آئے اور اُنہوں نے مجھے کہا کہ میرے بعد (یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد) حضرت علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین رضوان اللہ علیہم اور تمام اہل بیت پر ظلم ہونے لگ جائے گا اور وہ مظلوم بن جائیں گے اور اہل بیت پر یہ ظلم اس وقت تک ہوتا رہے گا جب تک مہدی آ کر اُن کو اس ظلم سے نجات نہیں دلائے گا۔ کتنا پیار پیدا کیا ہے یہ بات بتا کر کہ جس کی میرے اہل بیت کو ضرورت ہوگی تم کون ہوتے ہو کھڑے ہو کر یہ کہنے والے کہ ہمیں اس کی ضرورت نہیں ہے۔ ایک جگہ آپ نے جوش کے ساتھ اور پیار کے ساتھ کہا اے لوگو سُنو! میں تمہیں مژدہ سُناتا ہوں کہ تمہارے اندر مہدی پیدا ہوگا اَور بیسیوں حوالے ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال ہیں۔ امت محمدیہ کے صلحاء کے اقوال ہیں، ہمارے بزرگوں کے اقوال ہیں جنہوں نے اپنے اپنے دائرہِ استعداد کے مطابق حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اتباع کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ کے فضل کو حاصل کیا تھا اور خدا تعالیٰ کی رحمتوں کے زندہ نشان دیکھے تھے۔ خدا تعالیٰ اُن کا معلم بنا تھا اور وہ خدا تعالیٰ سے علم حاصل کر کے یہ اعلان کرتے رہے ہیں کہ مہدی کا یہ مقام ہے، مہدی کا یہ کام ہے، مہدی یہ خدمت کرے گا، مہدی کے زمانہ میں یہ پیشگوئی پوری ہوگی کہ اسلام ساری دُنیا پر غالب آ جائے گا۔ یہ ہم نے اپنے گھر میں بیٹھ کر باتیں تو نہیں بنائیں۔ پہلے بزرگ یہ بتا گئے تھے ہم تو خدا تعالیٰ کی حمد کرتے تھک جائیں تب بھی اس کی حمد ادا نہیں ہوتی کہ اُس نے اوّل ہمیں اس زمانے میں پیدا کیا اور پھر ہمیں مہدی معہود کی شناخت کرنے کی توفیق دی اور پھر ہمیں یہ

توفیق بھی دی کہ مہدی کے اس کام میں جس کے لئے وہ مبعوث ہوا تھا اس میں تھوڑا سا ہمارا بھی حصہ ہو گیا اور اسلام کو دُنیا میں غالب کرنے کی عظیم الشان مہم میں ہمیں بھی تھوڑی بہت قربانیاں دینے کی توفیق ملی مگر جیسا کہ ایک محاورہ ہے ’’کیا پدّی اور کیا پدّی کا شوربہ‘‘ ہم کیا ہیں اور ہماری یہ Contributions کیا ہیں اور خدمت اسلام میں ہمارا یہ حصہ کیا حیثیت رکھتا ہے لیکن خدا تعالیٰ جو بڑی پیار کرنے والی ہستی ہے اور اپنے بندوں سے بے حد پیار کرتا ہے اس کی یہ شان ہے کہ وہ کہتا ہے اپنی انگلی کٹاؤ میں تمہیں شہیدوں میں شامل کردوں گا تھوڑی سی قربانیاں دو میں تمہیں ان کے بہترین نتائج اس دُنیا میں بھی اور اُخروی زندگی میں بھی عطا کروں گا اور تمہیں اپنی رضا کی جنتوں میں داخل کروں گا۔ ان وعدوں کے ہوتے ہوئے تم آپس میں لڑائیاں کرتے ہو اور چھوٹی چھوٹی باتوں پر آپس میں جھگڑتے ہو۔ اگر تم نے مہدی پر ایمان نہیں رکھنا، اگر تم نے غلبۂ اسلام کی اس مہم میں شامل نہیں ہونا، اگر تم میں سے کسی نے اُن برکات میں سے حصہ نہیں لینا جن کی بشارتیں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہیں تو پھر تمہیں کس نے مجبور کیا ہے کہ جماعت احمدیہ میں رہو۔ ایسی صورت میں نہ خدا کو تمہاری ضرورت ہے اور نہ خدا کے اس سلسلہ کو کسی کی ضرورت ہے۔ ہم خدائے واحد و یگانہ پر ایمان رکھتے ہیں خدا اپنے وعدوں کا سچا ہے وہ مہدی کے مشن کو پورا کرے گا۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اگر ایک قوم چلی جائے گی تو میں اُس کی جگہ ایک اور قوم لے آؤں گا جو میری راہ میں قربانیاں کرنے والی ہو گی۔ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اِس زمانے میں اسلام کی تعلیم تمام تعلیموں پر غالب آئے گی اور اسکی حقانیت کا ہر انسان قائل ہو گا۔ یہ تو ہو کر رہے گا ہم نے تو تھوڑی سی قربانیاں دے کر خدا تعالیٰ کے بے شمار فضلوں کو حاصل کرنا ہے۔ تم اس کے حصول کی طرف توجہ کیا کرو اور ذرا ذرا سی دُنیوی باتوں کی طرف توجہ کر کے اپنی عاقبت خراب کرنے کی کوشش نہ کرو۔ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں پر رحم کرے گو ایسے لوگ گنتی کے چند ہیں مگر ایک بھی کیوں؟ مجھے اس بیماری میں ایسے لوگوں کی وجہ سے بڑی سخت تکلیف پہنچی اور آج بھی۔ ٹھیک ہے اس وقت مجھے جوش آ گیا اور جوش سے بول رہا ہوں لیکن بڑی کمزوری کی حالت ہے۔ جب میں گھر سے چلا ہوں تو میری نبض بہت تیز تھی اور ممکن ہے اگر میں ڈاکٹر صاحب سے مشورہ لیتا

تو وہ یہی مشورہ دیتے کہ میں نماز جمعہ میں نہ جاؤں لیکن میں نے دل میں یہ عزم کیا تھا کہ آج میں ضرور جاؤں گا اور اپنے دوستوں سے کچھ باتیں کروں گا۔ خدا تعالیٰ نے میرے اور آپ کے درمیان محبت واخوت کا ایک رشتہ قائم کر رکھا ہے۔ آپ میں سے کوئی بیمار ہوتا ہے تو آپ کی بیماری میرے لئے باعثِ تکلیف بن جاتی ہے اور میں آپ کے لئے دعائیں کرتا ہوں اگر مجھے تکلیف ہو تو آپ دعائیں کرتے ہیں اور ظاہری طور پر چھوٹے سے دُکھ میں آپ بھی اسی طرح شریک ہوتے ہیں جس طرح میں اپنے دُکھ میں شریک ہو رہا ہوتا ہوں۔ تو اس لئے میں نے سمجھا کہ اگر مجھ میں تھوڑی سی بھی ہمت ہے تو میں جا کر دوستوں کو مختصراً بیماری کے حالات بتا دوں اور اِن آیات میں جو بڑا لمبا اور بڑا حسین مضمون بیان ہوا ہے، اس کی طرف توجہ دلا دوں۔ پس میں نے آپ کو توجہ دلا دی ہے۔ جن لوگوں کے آپس میں مکانوں اور دکانوں کے کرایہ وغیرہ کے جھگڑے ہیں وہ اگلے جمعہ سے پہلے پہلے ختم ہونے چاہئیں۔ دوست دعا کریں اللہ تعالیٰ مجھے توفیق دے میں اگلا جمعہ بھی پڑھا سکوں اور خدا تعالیٰ ایسے لوگوں کو یہ توفیق دے کہ میں اگلے جمعہ میں یہ اعلان کر سکوں کہ اللہ تعالیٰ نے کمزوروں پر بھی فضل فرمایا اور وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ کے ماتحت میں نے جو نصیحت کی تھی اس پر عمل کرتے ہوئے سارے جھگڑے ختم ہو گئے اور ہم پھر بُنیان مرصوص بن گئے ہیں خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔

خطبہ ثانیہ کے بعد حضور انور نے فرمایا:-

بیماری میں زیادہ لیٹے رہنے سے میرے گھٹنوں میں پھر کچھ سختی آ گئی تھی جو بہت حد تک دور ہو چکی ہے میرے خیال میں دو چار دن اور ورزش کرنے سے یہ بھی ٹھیک ہو جائے گی اس وقت خود نماز نہ پڑھا سکوں گا آپ کے ساتھ مل کر نماز پڑھوں گا۔

(از رجسٹر خطباتِ ناصر غیر مطبوعہ)